(غلام گردش)

کرپشن مزید بڑھے گی!

زویونگ کانگ (ZhouYongkang)، چین کا ایک دیو مالائی لیڈر تھا۔ ماڈرن چین کے تیل اور گیس کے شعبہ کو ترقی دینے والا بے مثال کردار۔ والدین انتہائی غریب تھے۔ زندگی کی سانسوں کو دھکا دینے کیلئے، ایک جھیل سے مچھلیاں پکڑتے تھے۔ انہی مچھلیوں کی خرید و فروخت سے گزارا ہوتا تھا۔ زویونگ غیر معمولی طور پر ذہین تھا۔ مختلف سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ تقریر کرنے اور نئے دوست بنانے کے فن پر حیرت انگیز عبور تھا۔ پٹرولیم انسٹیٹیوٹ میں داخل ہوگیا اور بیجنگ میں پڑھتا رہا۔ پڑھائی ختم ہونے کے بعد اسے کسی قسم کا کام نہ مل سکا۔ کیمونسٹ پارٹی کے حکم کے مطابق اب انتظار کرنا تھا۔ مگر اسے انتظار کرنے کی عادت نہیں تھی۔ چنانچہ ڈاقنگ (Daqing) کے علاقہ میں موجود ایک تیل کے کنواں پر معمولی سی ملازمت کرنے لگا۔ کسی کے ذہن میں خیال تک نہیں تھا، کہ چالیس سال بعد، چین کی قسمت پر اثر انداز ہوگا۔ یہ 1967 کا زویانگ ایک معمولی سا ٹیکنیشن تھا۔

محنت بلکہ شدید ریاضت کی بدولت، پارٹی کی نظروں میں آ گیا۔ اسے لیاہو پٹرولیم بیورو (Liaohe Petroleum Bureau) کے ایک شعبہ کا انچارج بنا دیا گیا۔ یہ وہی معمولی سی کمپنی تھی جو آج چین کی قومی پٹرولیم کارپوریشن بن چکی ہے۔ ایک ایسی کمپنی جسکا موجودہ بجٹ ہمارے جیسے ممالک کے قومی بجٹ سے زیادہ ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ زویونگ ترقی کرتا چلا گیا۔ گیس اور تیل کے شعبہ میں اسکی ذہانت بے مثال تھی۔ اس نے سرکاری کمپنی کے کاروبار کو پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ سوڈان، وینزویلا اور قازقستان میں تیل اور گیس کا تمام کاروبار چین کی پٹرولیم کارپوریشن کے ہاتھ چلا گیا۔ اس شخص نے اس شعبے میں بے انتہا اصلاحات کیں۔ اپنے مزدوروں اور افسروں سے کام لینے کا فن جانتا تھا۔ جہاں اسے محسوس ہوتا ہے کہ انکے پاس رہنے کیلئے کوئی مناسب گھر نہیں ہیں، وہ سرکاری رہائش گاہیں بنوانا شروع کر دیتا تھا۔ انکے بچوں کیلئے مناسب سکول اور طبی سہولتوں کا انتظام کرتا تھا۔ 1998 میں اسے وزیر برائے زمین اور وسائل (Minister of Land and Resource) بنا دیا گیا۔ اسکی ترقی برق رفتار تھی۔ اسے "سی شوان" (Sichuan) صوبے کا پارٹی سیکرٹری بنا دیا گیا۔ ایک طرح سے گورنر کے برابر کا عہدہ تھا۔ وہ ایک ابھرتا ہوا ستارہ تھا۔ جلد ہی اسے نائب وزیراعظم کا منصب دیا گیا۔ اسکے پاس چین جیسے بڑے ملک کی تمام پولیس، خفیہ ایجنسیاں اور عدالتوں کا کنٹرول آ گیا۔ چین میں اس ادارے کو Central Political and Legal Affairs Commission کہا جاتا ہے۔ اپنے دشمنوں کیلئے انتہائی درشت رویہ رکھتا تھا۔ تمام ملک پر اس کا سکہ چلتا تھا۔ اسکے ساتھ ساتھ وہ پولٹ بیورو کے ممبر تک ترقی کر گیا۔ چین میں ایک پارٹی کی حکومت ہے وہاں پولیس اور سیکیورٹی کے اداروں کی قوت اور ہیبت کیا ہوگی، اسے پاکستان جیسے ملک میں سوچنا بھی دشوار ہے۔ اسے چین کے "سیکیورٹی زار" کا خطاب دیا گیا۔

2012 میں زویونگ انتہائی عزت اور تکریم سے ریٹائر ہوگیا۔ ریٹائرمنٹ کے وقت اسے آج کے ماڈرن چین کا معمار قرار دیا گیا۔ اسی برس، یعنی 2012 میں زی جنگ پنگ (Xi Jin Ping) کیمونسٹ پارٹی کا سیکرٹری جنرل بن گئے۔ یہ چین

کا سب سے بڑا منصب ہے۔زی نے محسوس کیا کہ ملک میں بے مثال ترقی تو ضرور ہوئی مگر اس بہتی گنگا میں سیاسی اور سرکاری عمال نے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔زی کے ذہن میں پختہ خیال تھا کہ چین میں کرپشن کی بدولت مالیاتی وسائل کی تقسیم انتہائی نامناسب ہے۔کچھ لوگ ارب پتی تو ہیں۔مگر عوام کے پاس، ترقی کے درخت کا پھل مناسب طریقے سے نہیں پہنچ پایا۔زی نے اپنی زندگی کا سب سے مشکل فیصلہ کیا۔کرپشن کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑنے کا فیصلہ! ایک نئ اصطلاح کی بنیاد رکھی۔اس کے اعلان کے مطابق وہ " مکھیوں اور چیتوں" پر یکساں ہاتھ ڈالے گا۔مطلب یہ کہ کرپشن میں ملوث مضبوط، طاقتور اور کمزور فریق تمام یکساں طور پر گرفت میں آئینگے۔

چینی حکومت کے علم میں تھا کہ زویونگ نے اپنے دورہ حکومت میں خاندان اور دوستوں کو بے انتہا مالی فوائد پہنچائے ہیں مگر اسے پتہ نہیں تھا کہ کرپشن کس مالیت کی ہے۔ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ پر حکومت پریشان ہوگئی۔زویونگ اور اسکا خاندان، چودہ بلین ڈالر کی مالیاتی فوائد حاصل کر چکا تھا۔دراصل یہ ایک گروہ تھا جس میں متعدد اداروں کے اہلکار، سیاستدان اور کمپنی کے اعلیٰ عہدیداران، سب شامل تھے۔زویونگ کا سیاسی اور سماجی مقام اتنا بلند تھا کہ اس پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل تھا۔اسکے علاوہ پولٹ بیورو کے ریٹائرڈ ممبر کے خلاف کاروائی کی کوئی مثال موجود نہیں تھی۔زی جنگ نے یہ انہونا کام کرنے کا فیصلہ اسلئے کیا، کہ لوگوں کو یقین ہو پائے کہ احتساب سے کوئی بھی بالاتر نہیں۔2013 میں زی نے تمام تحقیقات کیمونسٹ پارٹی کی پولٹ بیورو کے سامنے رکھ دیں۔چار دن خفیہ بحث کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ کرپشن کے خلاف بلاامتیاز کاروائی کی جائے گی۔زی نے تمام معاملات کیمونسٹ پارٹی کے ریٹائرڈ سیکرٹری جنرل کے سامنے بھی رکھ چھوڑے۔ان میں جنگ زیامین (Jiang Ziemin) اور ہوجنتاؤ (Hu Jintao) بھی شامل تھے۔سیاسی رہنما ریٹائرڈ ضرور تھے مگر انکا حکومتی حلقوں میں بے انتہا اثر تھا۔دونوں، چین کے صدر کے عہدے پر بھی فائز رہے تھے۔تمام سابقہ صدور نے بلاامتیاز احتساب کے حکومتی اقدامات کی توثیق کردی۔

زویونگ، دومرتبہ، چینی صدر کے پاس گیا۔اپنی لازوال قومی خدمات کو گنوایا۔اپنے لیے، رعایت اور معافی کی درخواست بھی کی۔مگر اسکی باتوں کو کسی قسم کی اہمیت نہیں دی گئی۔اگست 2013 میں، زویونگ کے تین سو ساتھی گرفتار کرلیے گئے۔اس میں میئر، نائب وزراء، اہل خانہ یعنی ہر سطح کے آدمی تھے۔زویونگ کے بڑے بیٹے کے پاس 1.6 بلین ڈالر کے ناجائز اثاثے برامد ہوئے۔اس میں تیل کی کمپنیوں سے رشوت، حکومتی اداروں میں کرپشن کے پیسے اور سیکیورٹی کے معاملات میں بے ضابطگیاں شامل تھیں۔زویونگ کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔اسکی شخصی اہمیت کے نزدیک اسے عام جیل میں نہ رکھا گیا، بلکہ ایک فوجی چھاؤنی میں قید کردیا گیا۔زویونگ کو پارٹی سے نکال دیا گیا۔اس پر تین الزامات کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔کرپشن، اختیارات کا ناجائز استعمال اور حکومتی رازوں کو فاش کرنا شامل تھا۔2015 میں زویونگ کو عمر قید کی سزا سنادی گئی۔ماضی میں سیکیورٹی کا بادشاہ آج ایک جیل میں زندگی کے دن گن رہا ہے۔14.5 ارب ڈالر کے تمام ناجائز اثاثہ جات حکومت ضبط کرچکی ہے۔اسکا بیٹا بھی زندان کا حصہ ہے۔بیشتر عزیز و اقارب بھی تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔

ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصد سادہ سا ہے۔جس ملک کی سیاسی قیادت کرپشن کے خلاف یکسو ہوجاتی ہے، وہاں معاملات

انتہائی سادگی اختیار کر لیتے ہیں۔ہمارے دو سابقہ وزراء اعظم مالی بدعنوانی کے مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں۔ضمانت ہو جانے کے بعد، انتہائی فاتحانہ انداز سے عدالت سے باہر نکلتے ہیں۔ہوا میں وکٹری "V" کا نشان بناتے ہیں۔پورے میڈیا پر انکی باڈی لنگویج دکھائی جاتی ہے۔بغیر کسی پشیمانی کے وہ، لینڈ کروزر میں بیٹھتے ہیں اور محافظ دستوں کی چھاؤں میں اپنے محلوں میں واپس چلے جاتے ہیں۔وہ دل میں ضرور ہنستے ہونگے کہ اس غریب قوم کو کس عمدگی سے بیوقوف بنایا! ذرا سی سختی پر "سیاسی انتقام" کے بے فیض نعرے لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔لوگوں کی اکثریت کیونکہ، حقائق تک رسائی نہیں رکھتی، چنانچہ وہ مزید ذہنی تقسیم کا شکار ہو جاتی ہے۔

دور مت جائیے۔ڈاکٹر عاصم کے کیس کو دیکھ لیجیے۔کراچی رینجرز کی بارہ صفحات پر مشتمل رپورٹ اب ہر اخبار میں چھپ چکی ہے۔ان پر مالی بدعنوانی کے بھیانک الزامات ہیں۔مثال کے طور پر، کے۔ای۔ایس۔سی میں ایک سو ارب روپے کی کرپشن، پی۔ایس۔او سے روزانہ دو ارب روپے کی رشوت جیسے سنجیدہ الزامات ہیں۔مگر تلخ حقیقت یہ ہے، کہ جیسے ہی وہ ایک ہسپتال میں بطور مریض داخل ہوئے، وزیراعلیٰ سندھ، انکی طبیعت پوچھنے فوراً تشریف لے گئے۔اس سے عام آدمی کیا اخذ کریگا! بچوں کیلئے اخلاقی سبق کیا ہوگا! پیغام بالکل واضح ہے۔کہ اگر ڈاکٹر عاصم نے کھربوں روپے کی لوٹ مار کی ہے، تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ہم انکا ہر طریقے سے احترام اور حفاظت کرتے ہیں۔ان معاملات میں سابقہ صدر کے خیالات سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے۔کیا سندھ کے قابل احترام وزیراعلی، بلدیہ ٹاؤن حادثہ میں سینکڑوں غریب مزدوروں کے زندہ جل جانے پر تشریف لے گئے تھے؟ ہمارے ملک میں، روز درجنوں معصوم لوگ قتل ہوتے ہیں، لوٹے جاتے ہیں، برباد ہوتے ہیں یا کر دیے جاتے ہیں، کیا کوئی مقتدر سیاستدان تصویر بنوانے کے علاوہ وہاں جاتا ہے۔آپکا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔کیا چین کا موجودہ صدر یا پارٹی کا سیکرٹری جنرل، زو یونگ کو جیل میں "A" اے کلاس دلوا سکتا ہے۔کیا لندن کا کوئی انتظامی سربراہ یہ ہمت کر سکتا ہے، کہ کرپشن کی بنیاد پر اپنے ساتھی کے پکڑے جانے پر "اُف" تک کر سکے۔ملنا اور بچانا تو خیر، سوچا بھی نہیں جا سکتا!

ساری صورتحال کو ایک متضاد زاویہ سے بھی دیکھیں۔جب بھرپور کرپشن کی جا رہی تھی، تو تمام قومی ادارے موجود تھے۔نیب، انٹی کرپشن اور دیگر فعال ادارے اپنا کام کر رہے تھے۔پھر کیا وجہ ہے، کہ یہ سب کچھ ہوتا رہا۔اسکو، اسی وقت گرفت میں کیوں نہیں لیا گیا۔اس وقت کس مصلحت کے تحت کاروائی نہیں کی گئی۔وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہاں ہر سطح پر، ڈاکٹر عاصم جیسے درجنوں کردار بیٹھے ہوئے ہیں اور بیٹھے رہینگے۔انہیں یقین ہے کہ کوئی بھی ادارہ انکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔وہ ہر حکومت سے زیادہ مضبوط اور توانا ہیں۔قلیل مدت کیلئے شور اٹھے گا، کچھ باز پرس ہوگی، پھر معمولات پہلے کی طرح شروع ہو جائینگے۔دراصل ہمارے جیسے ممالک میں ایماندار رہنے کا کوئی مثبت فائدہ نہیں! پھل فروخت کرنے والے سے لیکر مل مالکان تک، چپڑاسی سے لیکر ادارہ کے سربراہ تک، تقریباً سب کا عملی رویہ بالکل ایک جیسا ہے! کسی بھی سطح پر کوئی فرق نہیں! بدقسمتی سے ہر شعبہ میں بے ایمان ہونے کے عملی فوائد بے تحاشہ ہیں، اسکے متضاد، ایماندار لوگ ہر جگہ خوار ہو رہے ہیں! طالبعلم کی دانست میں حقیقت پسند نتیجہ یہی ہے کہ ملک میں ایمانداری کے نام پر کرپشن مزید بڑھے گی! یہ اکثریت کے اجتماعی زندگی بسر کرنے کا طریقہ ہے! ہاں! چھوٹا موٹا احتساب ہوتا رہیگا، مگر اصل کام ہمیشہ کی طرح جاری و ساری رہیگا! بلکہ ترقی

کریگا؟

راوٴ منظر حیات

Dated:02-10-2015